2680

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

حٰمٓ ۝ۚ ١ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ۚ ٢ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
يَّعْلَمُوْنَ ۝ۙ ٣ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ ٤ وَقَالُوْا
قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ
حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ ٥ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ ٦
الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ ٧ اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ ع ٨ قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ۭ ذٰلِكَ
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ۚ ٩

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ۝
حٰمٓ ۝ (یہ کتاب) بڑے مہربان نہایت رحم والے کی طرف سے نازل ہوئی ہے ۝ (ایسی) کتاب
کہ جس کی آیتیں عربی زبان میں علم والوں کے لئے واضح ہیں ۝ (یہ) خوشخبری اور ڈر سنانے والی
ہے پھر ان میں سے اکثر نے تو منہ ہی پھیر لیا پھر وہ سنتے بھی نہیں ۝ اور کہتے ہیں ہمارے دل اس
بات سے کہ جس کی طرف آپ ہم کو بلاتے ہیں پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں ڈٹیاں
ہیں اور ہمارے اور تمہارے بیچ میں پردہ پڑا ہوا ہے پھر آپ اپنا کام کئے جاؤ ہم بھی اپنا کام
کر رہے ہیں ۝ آپ ان سے کہہ دیں کہ میں بھی تمہارے جیسا ایک آدمی ہی ہوں میری طرف
یہی حکم آتا ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی ہے پھر اسی کی طرف سیدھے چلے جاؤ اور اس سے معافی
مانگو اور مشرکوں پر افسوس ہے ۝ جو زکوٰۃ نہیں دیتے وہ آخرت کے بھی منکر ہیں ۝ بیشک وہ جو
ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام بھی کئے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے ۝ کہو کیا تم اس کا انکار کرتے ہو کہ جس نے
دو دن میں زمین بنائی اور اس کے ساتھ اوروں کو برابر کرتے ہو وہ تو تمام جہان کا رب ہے ۝

(پارہ ۲۴/ سورہ حم سجدہ الم / آیات ۹ ✶ ت : ع)

2681

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

۱۔ حا میم ۔ اگر حٰمٓ کو سورت یا قرآن کا نام قرار دیا جائے تو پھر یہ مبتدا اور تنزیل اس کی خبر ہوگا ورنہ تنزیل مبتدا محذوف کی خبر ہوگا۔ بعض نے تنزیل کو مبتدا اور کتاب فصلت کو خبر کہا ہے

۲۔ تم تسلیم کرو یا نہ کرو یہ صحیفہ رشد و ہدایت کسی انسانی دماغ کی تخلیق نہیں بلکہ اسے رحمٰن و رحیم نے نازل فرمایا ہے آج نہیں مانتے تو کل تمہیں بھی ماننا پڑے گا۔ فرمایا اگر تم اپنے خداوند کریم کے احکام بجالاؤ گے تو دین و دنیا کی سعادتیں تم پر نثار ہوں گی۔ اس میں رحمت و رافت کا وہ عنصر ہے جو رحمٰن و رحیم کے ارشادات میں موجود ہے۔

۳۔ رحمٰن و رحیم نے جو کتاب نازل فرمائی ہے اس کی بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ بالکل واضح اور عام فہم ہے اس میں کوئی پیچیدگی نہیں التباس کا شائبہ تک نہیں۔ یہ ایسی کھلی اور واضح کتاب ہے کہ ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اٹھا سکتا ہے * یہ قرآن عربی زبان میں ہے جو تمہاری مادری زبان ہے جس کے اسرار و معارف سمجھنے کی تم میں پوری استعداد ہے * اس سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو علم و فہم کی صفت سے موصوف ہیں بے عقل اور اجڈ لوگ اس کی قدر و قیمت کو کیا جانیں۔

۴۔ بشیر اور نذیر قرآن کی دوسری صفتیں ہیں یعنی یہ ان لوگوں کو تو نجات و فلاح کی خوشخبری دیتا ہے جو اس کے احکام بجا لاتے ہیں اور جو لوگ اس کی ہدایات پر کاربند نہیں ہوتے انہیں بروقت ان کے انجام بد سے ڈراتا ہے تاکہ وہ اپنی اصلاح کرلیں

۵۔ کفار کی ہٹ دھرمی اور تعصب کا ذکر ہو رہا ہے۔ تمام باطل فرقے اپنی ہٹ پر اسی طرح قائم رہتے ہیں انہیں لاکھ سمجھاؤ وہ سمجھنے کا نام نہیں لیتے باطل پرستوں کے پاس حق کی یورش کے مقابلہ میں یہی ایک جائے عافیت ہے کہ وہ نہ مانوں نہ مانوں کا ورد کرتے رہتے ہیں

۶۔ کفار کہتے تھے کہ ہمارے درمیان ایک پردہ حائل ہے کہ افادہ اور استفادہ ممکن ہی نہیں۔ نہ آپ کا پیغام حق ہم تک پہنچ سکتا ہے اور نہ ہم اسے قبول کر سکتے ہیں۔ ان کے اس قول کی تردید کی جا رہی ہے کہ تمہارا یہ خیال سراسر باطل ہے اگر میں انسان نہ ہوتا کوئی فرشتہ یا جن ہوتا تو ہم ایک دوسرے کی بات نہ سمجھ سکتے نہ سمجھا سکتے۔ جب تم بھی انسان ہو

اور میں بھی انسان ہوں تو پھر ہم میں مناسبت کی کوئی ایسی وجہ رہ ہی نہیں گئی ہے کہ افہام وتفہیم کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو۔ تمہارا یہ کہنا سراسر لغو اور باطل ہے (ضیاء القرآن)

● "تم فرماؤ" اے اکرم الخلق سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم براہ تواضع ان لوگوں کے ارشادات وہدایات کے لئے کہ "آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں" ظاہر میں کہ میں دیکھا بھی جاتا ہوں میری بات بھی سنی جاتی ہے اور میرے تمہارے درمیان ظاہراً کوئی جنسی مخالفت بھی نہیں ہے تو تمہارا یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ میری بات نہ تمہارے دل تک پہنچے نہ تمہارے سننے میں آئے اور میرے تمہارے درمیان کوئی روک ہو بجائے میرے کوئی غیر جنس جن یا فرشتہ آتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ نہ وہ ہمارے دیکھنے میں آئیں نہ ان کی بات سننے میں آئے نہ ہم ان کے کلام کو سمجھ سکیں ہمارے ان کے درمیان ہی تو جنسی مخالفت ہی بڑی روک ہے لیکن یہاں تو ایسا نہیں کیونکہ میں بشری صورت میں جلوہ نما ہوا تو تمہیں مجھ سے مانوس ہونا چاہئے اور میرے کلام کے سمجھنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بہت کوشش کرنا چاہئے کیونکہ میرا مرتبہ بہت بلند ہے اور میرا کلام بہت عالی ہے اس لئے کہ میں وہی کہتا ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے (فائدہ) سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بلحاظ ظاہر "انا بشر مثلکم" فرمانا حکمت ہدایت وارشاد کے لئے بطریق تواضع ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کے علو منصب کی دلیل ہوتے ہیں چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترک ادب اور گستاخی ہوتا ہے تو کسی امتی کو روا نہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مماثل ہونے کا دعویٰ کرے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہئے کہ آپ کی بشریت بھی سب سے اعلیٰ ہے ہماری بشریت کو اس سے کچھ بھی نسبت نہیں (کنز الایمان حاشیہ)

۷۔ اور ہلاکت ہے مشرکوں کے لئے ★ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کرتے حالانکہ یہی نفسوں کی زکوٰۃ ہے ★ وہ لوگ زکوٰۃ کا اقرار نہیں کرتے اور نہ ہی اسے واجب خیال کرتے ہیں ★ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو طاعت وفرمانبرداری میں مال خرچ نہیں کرتے اور نہ ہی وہ صدقہ وخیرات کرتے ہیں ★ وہ زکوٰۃ کا انکار اس لئے کرتے تھے کیونکہ وہ عقیدہ آخرت کا انکار کرتے تھے ان کے نزدیک فقیر کو مال دینا اسے ضائع کرنا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ

زکوٰۃ کے انکار کا تذکرہ شرک کرنے اور آخرت کا انکار کرنے کے ساتھ ملا کر کیا ہے۔ کیونکہ آدمی کے نزدیک مال اُس کی محبوب اور پسندیدہ اشیاء میں سے ہے پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی سچی نشانی اور دلیل ہے

۸۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ان کے لیے اجر ہے جو منقطع نہ ہوگا۔" یہ آیت مریضوں اپاہجوں اور بوڑھوں کے حق میں نازل ہوئی جب وہ ان عذروں کے سبب طاعت و عبادت سے عاجز آجاتے ہیں تو ان کے لئے اسی قدر اجر لکھا جاتا ہے جس قدر وہ حالت صحت میں عمل کیا کرتے تھے (تفسیر مظہری)

۹۔ "تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو" اس طرح کہ اس کے رسول کو نہیں مانتے کیونکہ منکرین ہے۔ خدا کے شکر نہ تھے "جس نے دو دن میں زمین بنائی" یعنی دو دن کی مدت میں کیونکہ اس وقت سورج نہ تھا ایک دن زمین بنائی دوسرے دن پھیلائی۔ "اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو" حالانکہ ایسا قدرت والا رب کسی کی مدد کا حاجت مند نہیں۔ تم اپنے تراشے بتوں کو رب کا مددگار مانتے ہو رب کو محتاج مانتے ہو" وہ ہے سارے جہان کا رب" جب سارے جہان والے اس کے پالے ہوئے ہیں تو اس کے ہمسر کیسے ہو سکتے ہیں۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ⊙ حٰمٓ: حامیم حروف مقطعات ہیں ⊙ فُصِّلَتْ: کھول کر بیان کردی گئیں ⊙ اَکِنَّةٌ: پردے، غلاف ⊙ حِجَابٌ: پردہ، اوٹ، ملنے سے روکنا ⊙ وَیْلٌ: ہلاکت، عذاب، دوزخ کی ایک وادی ⊙ مَمْنُوْنٌ: کم کیا ہوا، منقطع کیا ہوا ⊙ اَنْدَادًا: مقابل، برابر ⊙ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊙ اس سورت کا نام سورہ فُصِّلَتْ بھی ہے اور سورہ سجدہ و سورہ مصابیح بھی ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں چھ رکوع چوّن آیتیں اور سات سو چھیانوے کلمے اور تین ہزار تین سو پچاس حرف ہیں ⊙ بعض کے نزدیک حم قرآن کا نام ہے ⊙ حدیث: جو قرآن پڑھا جائے چاہیئے کہ صحیح و صاف پڑھے ⊙ جو صحیح پڑھے اسے ایک حرف کے بدلے پچاس نیکیاں ہیں جو رواں پڑھے ایک حرف پر دس نیکیاں نصیب ہوں گی ⊙ اسم اعظم حروف مقطعات میں مخفی ہے ⊙ اس کی آیات مفصل ہیں ⊙ قرآن عربی ہے ⊙ قلب معرفت الٰہی کا مرکز ہے سمع و بصر قلب تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں ⊙ کفار کے آگے معرفت کے دروازے بند ہیں ⊙ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی بیمار ہو یا سفر پر جائے تو اس کے لیے اسی طرح کا عمل لکھا جاتا ہے جیسے وہ مقیم اور حالت صحت میں کیا کرتا تھا (رواہ البخاری) ⊙

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا
فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝ ١٠ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ
دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ
فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا وَزَيَّنَّا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ ١٢
فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۝ ١٣
إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا
إِلَّا اللَّهَ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ١٤

اور اسی نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے اور زمین میں برکت رکھی اور اس میں سامان معیشت مقرر
کیا چار دن میں طلبگاروں کے لئے یکساں ۝ ١٠ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا
تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے انہوں نے
کہا ہم خوشی سے آتے ہیں ۝ ١١ پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے
کام) کا حکم بھیجا اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں (یعنی ستاروں) سے مزین کیا اور (شیطانوں سے)
محفوظ رکھا یہ زبردست خبردار کے اندازے ہیں ۝ ١٢ پھر اگر یہ منہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میں
تم کو چنگھاڑ (کے عذاب) سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر چنگھاڑ (کا عذاب)
آیا تھا ۝ ١٣ جب ان کے پاس پیغمبر ان کے آگے اور پیچھے سے آئے کہ خدا کے سوا (کسی کی) عبادت
نہ کرو کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے اتار دیتا سو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو
ہم اس کو نہیں مانتے ۝ ١٤ (سورہ ۴۱ / پارہ ۲۴ / ۱۰ تا ۱۴ * ت: ج)

۱۰- اللہ تعالیٰ نے کرہ ارض کو اضطراری حرکت سے محفوظ کرنے کے لئے زمین میں جا بجا پہاڑوں کی میخیں ٹھونک دی ہیں ان گنت حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ پہاڑوں کی شکلیں گوناگوں دکھائی دیں اور حسین مناظر سے بھرپور ہیں. انسان آسانی سے اپنی کھوج کو کمال تک لے جا سکتا ہے * اللہ تعالیٰ نے زمین میں بے شمار خیرات و برکات رکھدی ہیں پانی لاکھوں سال سے طرح طرح سے استعمال ہو رہا ہے چشمے پھر بھی ابل رہے ہیں پہاڑوں کی ندیاں بہتی جا رہی ہیں دریا

2685

طوفانی موجوں، تہ بہ تہ دھواں دھار ہیں اور سمندروں کی بیکرانی کا کون اندازہ کر سکتا ہے * تمام جاندار مخلوق کے لئے حسب ضرورت غذا کا اہتمام فرما دیا * زمین کی تخلیق اور اس میں نباتاتی، حیوانی اور انسانی زندگی کی بقا اور نشوونما کے یہ سارے انتظام چار دنوں میں مکمل کر دیئے گئے۔ رزق و نعمت کے خزانے ہر ایک کی طلب ہمت اور حوصلہ کے مطابق ان نعمتوں سے حصہ دیا جائے گا۔

11 - پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی یہ پہلے ایک دھواں تھا۔ سحابی اور دخانی قسم کا مادہ تھا جس سے اس نے اپنی قدرت کاملہ سے سات آسمان پیدا فرمائے * زمین و آسمان کو حکم دیا کہ جس خدمت کی ادائیگی کے لئے جس فرض کو انجام دینے کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اسے پورا کرنے کے لئے حاضر ہو جاؤ اس میں تمہاری مرضی کا دخل نہیں ہمارے حکم کی بجا آوری ضروری ہے تم چاہو یا نہ چاہو ہر حال میں تمہیں ہمارے فرمان کی تعمیل کرنا ہو گی * زمین و آسمان نے بیک زبان جواب دیا اے ہمارے خالق و مالک ہم بصد خوشی تعمیل ارشاد کے لئے حاضر ہیں۔

12 - چنانچہ سات آسمان بنا دیئے گئے اور ہر آسمان کے حسب حال وہاں احکام و ہدایات نازل فرما دیے تاکہ ہر آسمان کی مخلوق منشاء خداوندی کے مطابق اپنی زندگی گزارے * جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو ستارے آنکھ مچولی شروع کر دیتے ہیں رات کی وحشت و تاریکی اس چراغاں سے کافور ہو جاتی ہے * ہم نے آسمان کو حسین و خوبصورت اور دلآویز بنایا اسے ہر طرح سے مضبوط و مستحکم بھی بنا دیا * یہ سارا نقشہ ہر چیز کے لئے مناسب محل و مقام کا تعین، فرائض و واجبات کا تعین یہ محیر العقول انتظام، یہ منصوبہ بندی اور عمل تطبیق خداوند قدوس کی قدرت کا کرشمہ ہے جو سب سے زبردست اور بڑی حکمت والا ہے *

13 - ان آیات بینات کے مشاہدہ کے بعد بھی وہ کفر و ضلال کی راہ کو چھوڑ کر اگر راہ راست پر گامزن نہ ہوں تو وہ یاد رکھیں جس عذاب نے عاد و ثمود جیسی قوموں کو نیست و نابود کر کے رکھ دیا تھا وہ عذاب انہیں بھی راکھ کا ڈھیر بنا دے گا۔ (ضیاء القرآن)

14 - ان قوموں کے رسول ہر طرح سے انہیں تبلیغ کرتے تھے اور ہر تدبیر سے انہیں ہدایت دیتے تھے * معلوم ہوا کہ مشرک و کافر صرف ایمان کے مکلف ہیں، ایمان لانے کے بعد احکام شرعیہ کے مکلف ہوتے ہیں کیونکہ رسولوں نے انہیں صرف ایمان کا حکم دیا * بولے اگر رب تعالیٰ

کسی کو بھی بنانا تو فرشتے کو بناتا۔ نہ کہ ہم جیسے انسان کو۔ کیونکہ نبوت انسانی قابلیت سے اعلیٰ درجہ ہے
یہ لوگ کفار اس لیے کہ خدا مان لیتے تھے مگر انسان کو نبی ماننے میں تامل کرتے تھے ✱ معلوم ہوا کہ کفار رسولوں
سے ان کی کتابوں کا انکار کرتے تھے مگر انکار رب کا انکار قرار دیا گیا ✱ (نور العرفان)

لغوی اشارے ① رَوَاسِيَ : بوجھ، پہاڑ ① بَارَكَ : اس نے برکت دی ① قَدَّرَ : اللہ کا حکم،
اندازہ، مقدار، طاقت، وسعت ① اَقْوَاتَهَا : اس کی خوراکیں ① دُخَانٌ : دھواں ① طَوْعًا :
فرمانبرداری، اختیار ① كَرْهًا : تکلیف سے، ناگواری کے ساتھ، برداشت کرکے ① طَائِعِينَ : فرمانبردار، اپنی
خوشی سے کہا ماننے والے ① فَقَضٰهُنَّ : اللہ نے ان کو بنایا ① مَصَابِيحَ : چراغ، قندیل ① (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ① سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا فرمایا ⊖ پہاڑ اماکن پر شرافت رکھتے ہیں ⊖ حدیث شریف :
ارواح اجسام سے چار ہزار سال پہلے پیدا کی گئیں اور ارزاق ان سے بھی چار ہزار سال پہلے پیدا کیے گئے ①
جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے وہ اس کی کفایت کرتا ہے اور جو اسے یاد کرتا ہے تو وہ اسے نہیں بھولتا ①
اللہ تعالیٰ نے کعبہ معظمہ کو تمام روئے زمین پر عزت بخشی ⊖ حدیث شریف : جمعہ سید الایام ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
نے فرمایا شب جمعہ اور جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو کیونکہ تمہارے درود میرے پاس پیش ہوتے ہیں
بیشک تم ضعیف صورت کے طفیل مدد دیئے جاتے ہو ⊖ ہر محب کا کام ہے کہ اپنی رضا پر محبوب کی رضا کو ترجیح
⊖ جہنم کی آگ سے نجات کا ذریعہ ایمان و تقویٰ ہے ⊖

فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ط أَوَلَمْ
يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ط وَكَانُوا بِآيَاتِنَا
يَجْحَدُونَ ۝ ١٥ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ط وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَى وَهُمْ لَا
يُنْصَرُونَ ۝ ١٦ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى
فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ج ١٧ وَ
نَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ ع ١٨ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ
فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝ ١٩ حَتَّى إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ٢٠

تو وہ جو عاد تھے انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور بولے ہم سے زیادہ کس کا زور اور کیا انہوں نے
نہ جانا کہ اللہ جس نے انہیں بنایا ان سے زیادہ قوی ہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ۝ ١٥ تو
ہم نے ان پر ایک آندھی بھیجی سخت گرج کی ان کی شامت کے دنوں میں کہ ہم انہیں رسوائی کا
عذاب چکھائیں دنیا کی زندگی میں اور بیشک آخرت کے عذاب میں سب سے بڑی رسوائی ہے اور ان کی
مدد نہ ہوگی ۝ ١٦ اور رہے ثمود انہیں ہم نے راہ دکھائی تو انہوں نے سوجھنے پر اندھے ہونے کو پسند کیا
تو انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا سزا ان کے کئے کی ۝ ١٧ اور ہم نے انہیں بچالیا جو ایمان
لائے اور ڈرتے تھے ۝ ١٨ اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے اگلوں
کو روکیں گے ۝ ١٩ یہاں تک کہ پچھلے آملیں یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے ان کے کان اور
ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے سب ان کے کئے کی گواہی دیں گے ۝ ٢٠

(پارہ ۲۴ سورہ ۴۱ / ۱۵ تا ۲۰ ٭ ت: کنزالایمان)

۱۵- قوم عاد پر عذاب اس لئے نازل ہوا کہ وہ ناحق تکبر کرتے تھے اور انہیں اپنی قوت پر اتنا ناز تھا کہ وہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف بھی ان کے دل سے نکل گیا تھا۔ ارشاد ہوا کہ جابرو! تمہیں گھمنڈ ہے کہ تمہاری تعداد کثیر ہے مال و دولت فراواں ہے تمہارے جوان جنگجو

سے بہادر ہیں۔ آج کوئی قوم ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ تم درست کہتے ہو لیکن یہ بتاؤ کہ کیا اللہ جو تمہارا خالق ہے جو یہ ساز و سامان دینے والا ہے کیا تم اس سے بھی طاقتور ہو اس کی نافرمانی کی جرأت کر سکتے ہو۔

۱۶۔ ان پر ایسی سخت ٹھنڈی ہوا بھیجی جس کے شور سے کانوں کے پردے پھٹے جاتے تھے وہ سات دن اور آٹھ رات تک چلتی رہی۔ اس نے ان کے جانوروں کو بنیادوں سے اکھیڑ کر پھینک دیا، وہ خود اس کی شدت کی تاب نہ لا کر وہیں زمین پر دھڑام سے گرتے جیسے جھکڑ سے کھجور کا بوسیدہ تنا اکھڑ جاتا ہے (ضیاء القرآن)

۱۷۔ ثمود کو رسولوں کے ذریعہ سے ہم نے ہدایت کا رستہ دکھایا مگر اس کو اختیار نہ کیا گمراہی پر رہنا پسند کیا پس ان پر عذاب آ گیا۔

۱۸۔ ایمانداروں اور پرہیزگاروں کو بچا لیا۔ عاد و ثمود کا حال قریش کو یمن و شام جانے سے بہت معلوم تھا اس لئے ان کا قصہ سنایا۔ قریش کے کفار پر بھی بلا آئی جیسا کہ کتب سیرت میں مذکور ہے (تفسیر حقانی)

۱۹۔ اور یاد کرو اس دن کو جب اللہ تعالیٰ کے دشمن جمع کئے جائیں گے اور انہیں آتش جہنم کی طرف ہانکا اور دھکیلا جائے گا۔ ان میں سے پہلوں کو روک دیا جائے گا تاکہ آخر میں آنے والے ان سے جا ملیں۔ علامہ بیضاوی نے کہا ہے کہ اس سے مقصود اہل جہنم کی کثرت کا اظہار ہے

۲۰۔ ان کے اعضاء بول پڑیں گے (وہ ان کے خلاف شہادت دیں گے)۔ مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی حدیث شریف میں ہے کہ "رب کریم فرمائے گا آج کے دن تیرے خلاف تیرے نفس کی شہادت ہی کافی ہے اور تیرے خلاف اعمال لکھنے والے فرشتے (کراماً کاتبین) ہی شہادت دیں گے۔ چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے بیان کو کہا جائے گا تم بولو۔ چنانچہ وہ اس کے اعمال کے بارے میں گفتگو کریں گے (پھر اس کے منہ سے مہر ہٹا دی جائے گی) تو وہ (اپنے اعضاء بدن سے کہے گا) دور ہو جاؤ تمہارے لئے ہلاکت ہو میں تو تمہاری طرف سے ہی جھگڑ رہا تھا اور تمہارا ہی دفاع کر رہا تھا" (تفسیر مظہری)

لغویات: ① صرصر: ہوائے تند، تیز، سنسناتی ہوا ① نحسات: منحوس یا سخت سردی والے (قحط کے دن ① اِستَحَبُّوا: انہوں نے عزیز رکھا ① ھُون: ذلت، خواری، رسوائی ① یُوزَعُونَ: ان کو جمع کیا جاتا تھا (

تفہیمی خلاصہ ① سردی جب سخت ہو تو آگ کی طرح جلا دیتی ہے ① بارش بھلائی کی نشانی ہے ① اطاعت و عبادت والا دل سعید ہوتا ہے ① رات دن وقت زمانہ نہیں بلکہ لوگ خود نامسعود ہوتے ہیں ① حدیث: ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ ﷺ کی رضا کو اپنی رضا پر ترجیح نہ دیں ① قیامت میں جامد بھی حیوان ناطق ہو جائے گا ① اپنے اعضاء کی گواہی سے ڈ

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوٓا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِيٓ أَنطَقَ كُلَّ
شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ۲۱ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ
أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ
أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ۲۲ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ
أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝ ۲۳ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن
يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ۝ ۲۴ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوا
لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ
مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝ ۲۵ ع

اور وہ کہیں گے اپنی کھالوں سے تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی وہ کہیں گے (ہم بے بس ہیں)
ہمیں تو گویا کر دیا ہے اللہ نے جس نے گویا کیا ہے ہر شے کو اور اسی نے تمہیں پیدا کیا تھا پہلی
مرتبہ اور اب اسی کی طرف لوٹائے جا رہے ہو ۝ ۲۱ اور تم نہیں چھپا سکتے تھے اپنے آپ کو اس
امر سے کہ گواہی نہ دیں تمہارے خلاف تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہاری کھالیں
بلکہ تم تو یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہی نہیں تمہارے اکثر اعمال جو تم کرتے ہو ۝ ۲۲ اور تمہارے
اسی گمان نے جو تم نے اپنے رب کے بارے میں کیا کرتے تھے تمہیں ہلاک کر دیا پس تم ہو گئے نقصان
اٹھانے والوں سے ۝ ۲۳ پس وہ صبر کریں (یا نہ کریں) آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے اور اگر وہ (اس وقت
رضائے الٰہی چاہیں گے تو وہ ان میں سے نہیں ہوں گے جن پر اللہ راضی ہوا ۝ ۲۴ اور ہم نے مقرر کر دیے
ان کے لئے کچھ ساتھی پس انہوں نے آراستہ کر دکھایا انہیں اگلے اور پچھلے گناہوں کو اور ثابت
ہو گیا ان پر فرمان (عذاب) ان قوموں کی طرح جو ان سے پہلے گزر چکی تھیں جنوں اور انسانوں
سے وہ سب (اگلے پچھلے) نقصان اٹھانے والے تھے ۝ ۲۵ (پارہ ۲۴/ سورہ ۴۱/ ۲۱ تا ۲۵/ ترجمہ۔ ض)

۲۱۔ قیامت کے دن کافر کی زبان جھوٹ بولے گی۔ باقی سارے اعضاء سچ بولیں گے۔ پھر وہ زبان ہی ان اعضاء
سے یہ شکایت کرے گی جو یہاں مذکور ہے لیکن اس کے باوجود سارے اعضاء دوزخ ہی جائیں گے کیونکہ وہ
زبان کے ساتھی اور جرم میں شریک تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مقدمہ قائم کرنا گواہی وغیرہ لینا حاکم کی بے علم

کی دلیل نہیں۔ کبھی یہ کام مجرم کی زبان بندی کے لئے بھی ہوتے ہیں ★ یہ آیت اپنے ظاہری معنی پر ہے کہ ہاتھ پاؤں بزبان فصیح ظاہر طور پر کلام کریں گے۔ دنیا میں بھی درخت بولتے ہیں جنہیں خاص بندے سنتے ہیں۔

★ اب دوزخ میں داخل ہونا ہے جس کا دنیا میں انکار کرتے تھے اب دیکھ کر معلوم کر لو

۲۲۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام بھی ان کے اعضاء کا ہے یعنی اے کافرو! تم گناہ کے وقت سب لوگوں سے چھپتے تھے مگر رب سے نہیں چھپ سکے۔ اس کے گواہ ہم یعنی تمہارے اعضاء موجود تھے اور ہو سکتا ہے کہ یہ کلام رب کا ہو

★ اپنے عقیدوں میں یا اپنے عمل سے اگر رب کو ناظر جانتے تو گناہ کی جرأت نہ کرتے ★ بعض کفار عرب کا یہ خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ظاہری اعمال کو تو جانتا ہے۔ خفیہ اعمال نہیں جانتا جیسے کہ بعض فلاسفر کا عقیدہ ہے کہ رب کلیات تو جانتا ہے جزئیات کو نہیں جانتا (نور العرفان)

۲۳۔ تمہارے اسی خیال نے تو تم کو برباد کیا۔

۲۴۔ اب صبر کرو تو بھی جہنم تمہارا ٹھکانہ ہے نہ کرو تو بھی۔ تمہارا کوئی عذر مسموع نہیں یہ بھی اسی حشر کی گفتگو کا بقیہ ہے جو ان سے ان کے اعضاء کریں گے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ سنایا جائے گا۔ خدا سے بدگمانی کرنا بری بات ہے (تفسیر حقانی)

۲۵۔ اور ہم نے ان کفار کے لئے کچھ بد ترین اور شرکاء شیاطین میں سے مقرر کر دیے تھے سو انہوں نے ان کی نظروں میں یہ چیز پسندیدہ بنا دی تھی کہ آخرت کے امور میں سے جنت و دوزخ اور بعث کچھ نہیں اور امور دنیا میں کچھ نہیں یعنی کچھ خرچ مت کرو اور یہ کہ دنیا باقی ہے فانی نہیں ان لوگوں کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا وعدہ عذاب پورا ہو کر رہا جو ان سے پہلے جن و انس میں سے کفار گزرے ہیں ★ یقیناً وہ سب بھی سزا کی وجہ سے خسارہ میں رہے۔ (تفسیر ابن عباس)

لغوی اشارے ○ جُلُودِهِمْ : ان کی کھالیں ○ أَنْطَقَ : اس نے گویائی عطا فرمائی ○ تَسْتَتِرُونَ : تم چھپتے ہو ○ ظَنَنْتُمْ : تم نے گمان کیا ○ أَرْدَاكُمْ : اس نے تم کو غارت کیا ○ يَسْتَعْتِبُوا : اگر وہ (اللہ کو) رضامند منانے کی استدعا کریں گے ○ مُعْتَبِينَ : مقبول التوبہ ○ قَيَّضْنَا : پیچھے لگا دیا قُرَنَاءَ : ہم نشین ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ مومن خیال رکھے کہ قیامت میں حساب ہوگا ○ حدیث شریف : بہترین ایمان یہ ہے جس میں عقیدہ

2691

ہر گھڑی جہاں بھی ہوں میرا اللہ میرے ساتھ ہے ⊖ گناہ کے آثار چہرے پر ظاہر ہو جاتے ہیں ⊖ حضرت عبداللہ
بن مسعودؓ نے تین افراد جن میں ۲ قریشی اور ایک ثقفی تھا کی گفتگو سنی ان میں ایک نے کہا کہ کیا جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں
اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے دوسرے نے کہا کہ جو کھل کر عمل کرتے ہیں وہ جانتا ہے اور جو چھپ کر کرتے ہیں وہ نہیں
جانتا۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کی یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی تو آیت ۲۳ کا نزول ہوا ⊖ اللہ تعالیٰ
پر بدگمانی کرنا اکبر الکبائر (گناہ) ہے ⊖ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن کی دلیل اعمال صالحہ ہیں ⊖ صبر نجات
کی کنجی ہے ⊖ حدیث شریف: جو اللہ تعالیٰ کے لئے نفس کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے کل قیامت کے عذاب سے اللہ تعالیٰ
اسے امن دے گا ⊖

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تَغْلِبُوْنَ ۝ ٢٦ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ
الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ٢٧ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا
دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ ٢٨ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا
مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ ٢٩ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ
عَلَيْهِمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
۝ ٣٠ نَحْنُ اَوْلِيٰۗؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ
فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ ٣١ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ ٣٢ ع

اور کافروں نے کہا کہ اس قرآن کو سنو ہی نہیں اور (سنو تو) اس میں غل مچاؤ تاکہ تم غالب ہو جاؤ ۝
پھر کافروں کو ہم ضرور سخت عذاب چکھا دیں گے اور ان کو ان برے کاموں کا ضرور بدلہ دیں گے کہ
وہ جو کیا کرتے تھے ۝ ٢٧ یہ آگ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی ان کا اس میں سدا گھر ہوگا اس کے بدلے میں
کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے ۝ ٢٨ اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم کو وہ جن
اور وہ آدمی دکھا دے کہ جنھوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا کہ ہم ان کو اپنے پاؤں تلے کچل ڈالیں تاکہ وہ
بہت ہی ذلیل ہوں ۝ ٢٩ بے شک وہ لوگ کہ جنھوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے
ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) تم نہ ڈرو اور نہ کچھ رنج کرو اور اس بہشت کا مژدہ سنو کہ جس کا
تم سے وعدہ کیا جاتا ۝ ٣٠ ہم تمہارے دنیا میں بھی دوست تھے اور آخرت میں بھی اور بہشت میں تمہارے
لئے ہر وہ چیز موجود ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور تم کو جو مانگو گے وہاں ملے گا ۔ یہ مہمانی ہے
غفور رحیم کی طرف سے ۝ ٣٢ (پارہ ٢٤/٥ سورہ ٤١/ ٢٦ تا ٣٢ * ت : ح)

٢٦- کفار قرآن کی ہیبت سے خوفزدہ ہیں اس کی دل میں گھر کر جانے والی تاثیر سے لرزہ براندام ہیں اس
سے بچنے کی راہ یہی ہے تدبیر انہیں سوجھی ہے کہ جب وقت قرآن پڑھا جائے تو اس وقت شور مچانا شروع
کردیا جائے نہ خود قرآن کو سنیں اور نہ کسی دوسرے کو سننے دیں * (ان کا خیال تھا کہ) فقط اسی

2693

تدبیر سے اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھا جا سکتا ہے۔

۲۷۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جرم کی جو سزا مقرر ہے بڑی سخت ہے۔ اس تجویز پر عمل کرنے سے پہلے وہ اپنی قوت برداشت کا جائزہ لے لیں۔ کیا ان میں اس عذاب الیم کو برداشت کرنے کی ہمت ہے۔ (ضیاءا

۲۸۔ معلوم ہوا کہ نبی کا دشمن قرآن کا دشمن، اللہ کا دشمن ہے کہ ان کافروں نے قرآن کی آواز روکنی چاہی تو انہیں اللہ کا دشمن قرار دیا گیا* یا اس طرح کہ دوزخ کے جس حصے میں اولاً رکھے جائیں گے اس حصہ میں ہی ہمیشہ رہیں گے یا دوزخ میں ہی ہمیشہ رہیں گے اگرچہ مقامات بدلتے رہیں گے۔

۲۹۔ (کافر) دوزخ میں جا کر کہیں گے لیکن چونکہ یہ واقعہ یقینی ہے اس لئے اسے ماضی سے تعبیر کیا گیا* بعض نے فرمایا ان دونوں سے مراد قابیل اور ابلیس ہے کیونکہ قابیل نے قتل ناحق ایجاد کیا اور ابلیس نے شرک و کفر۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں مردود علیحدہ آگ کے صندوقوں میں بند ہوں گے دوزخیوں کی نگاہوں سے پوشیدہ* خوب روندیں اور ان سے بدلہ لیں* اور ہمارے روندنے سے خوب ذلیل ہوں۔ یہاں نیچے سے مراد ذلت و خواری ہے۔ (نور العرفان)

۳۰۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اعتراف کرتے ہوئے اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے کہا ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ پھر صراط مستقیم کو لازم پکڑ لیا* ثُمَّ اسْتَقَامُوا میں ثم اس پر دلالت کرنے کے لئے ہے کہ استقامت کا رتبہ اقرار ربوبیت سے موخر ہے۔ استقامت سے مراد اعتدال اختیار کرنا اور حق سے کسی بھی بات پر انحراف نہ کرنا، نہ ہی اعتقاد کے اعتبار سے اور نہ ہی اخلاق و اعمال کے لحاظ سے* حدیث شریف میں ہے کہ جب بندہ مومن کو اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا تو اس سے وہی دو فرشتے آ کر ملیں گے جو دنیا میں اس کے ساتھ رہا کرتے تھے اور اسے کہیں گے تو نہ خوف کر اور نہ ہی غمزدہ ہو تجھے اس جنت کی بشارت ہو جس کا تجھ سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ اسے خوف سے محفوظ فرما دے گا اور اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے گا۔ (تفسیر مظہری)

۳۱۔ ملائکہ بوقت وفات مومن سے کہیں گے جس طرح ہم دنیا میں تمہارے ساتھی تھے تمہیں نیکی کی راہ دکھاتے، اچھائی کی طرف رہنمائی کرتے اور اللہ کے حکم سے تمہاری حفاظت کرتے اسی طرح آخرت میں بھی ہم تمہارے ساتھ ہوں گے تم سے قبروں کی وحشت دور کریں گے صور پھونکے جانے

کے وقت، قبروں سے اٹھنے اور حشر میں، ہم پل صراط تمہارے ساتھ عبور کریں گے اور تمہیں جنت کی نعمتوں اور باغات میں پہنچائیں گے * جنت میں تمہارے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو تم پسند کروگے تمہاری دل خواہش پوری ہوگی اور آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی * جو تم مانگو گے پاؤ گے۔ جو چیز تم پسند کروگے تمہارے پاس حاضر ہو جائے گی سو سو۔ یہ ضیافت عطاء اور بدلہ ہوگا گناہوں کو بخشنے والے رؤف رحیم کی طرف سے جس نے بخش دیا یہ وہ مہربانی کی اور لطف و کرم سے نوازا (تفسیر ابن کثیر)

لغوی اشارے ⊘ اَلْغَوْا : بک بک کرو ⊘ اَسْوَاَ : سب سے برا ⊘ اَرِنَا : تو ہم کو دکھا ⊘ اَسْفَلِیْنَ : سب سے نیچے ⊘ اِسْتَقَامُوْا : وہ سیدھے رہے، وہ قائم رہے ⊘ تَخَافُوْا : تم ڈرتے رہو ⊘ تَحْزَنُوْا : تم غمگین ہونے لگو ⊘ اَبْشِرُوْا : تم کو خوشخبری ہو ⊘ تَشْتَهِیْ : وہ چاہتی ہے، وہ چاہے گی ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ قابیل سب سے پہلے ناحق قتل کا مرتکب ہوا ⊖ مومن کا اللہ تعالیٰ دارین میں خیرخواہ اور مہربان ہے ⊘ ثبات ایمان، اخلاص عمل اور اداء فرائض استقامت ہے ⊖ حدیث شریف میں ہے استقامت امت محمدیہ کو حاصل ہوئی ⊖ مومن اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے خوف نہیں کرتا ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور اسی پر مضبوط رہ" ⊖ اقرار عہد ہے وفا استقامت ہے ⊖ ملائکہ اہل ایمان کی دنیا میں، بوقت مرگ، قبر میں اور قبر سے اٹھنے پر مدد کرتے ہیں ⊖ مومن کو تین بشارتیں ⊘ طاعات وعبادات بجالانا توفیق ایزدی ہے ⊖

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ۳۳ وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ
فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ۝ ۳۴ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ ۳۵ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ
الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ۳۶ وَمِنْ اٰيٰتِهِ
الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ
وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ۳۷ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا
فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝ ۳۸

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمان
ہوں ۝ ۳۳ اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو کہ
جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے ۝ ۳۴ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل
ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں ۝ ۳۵ اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو
اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو بےشک وہ سنتا جانتا ہے ۝ ۳۶ اور رات دن اور سورج اور چاند
اس کی نشانیاں ہیں تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو بلکہ اللہ ہی کو سجدہ کرو
جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے ۝ ۳۷ اگر یہ لوگ سرکشی
0/12 کریں تو (اللہ کو بھی ان کی پروا نہیں) جو (فرشتے) تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ رات
دن اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تھکتے ہی نہیں ۝ ۳۸ (پارہ ۲۴/ سورہ ۴۱/ ۳۳ تا ۳۸ * ت: ج

۳۳۔ لوگوں کو خداوند قدوس کی وحدانیت و کبریائی پر ایمان لانے کی دعوت دینا اس کے سچے رسول کی
فرمانبرداری، اس کی نازل کی ہوئی کتاب کے احکام بجا لانے کی ترغیب دینا (بڑا رفیع الشان کام ہے)۔

* مومن لوگوں کو دعوت دے کر خود غافل نہیں ہو جاتا بلکہ خود بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری تندہی سے انجام
دیتا ہے * جس ماحول میں یہ آیت نازل ہوئی اس وقت جو شخص اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتا تھا
رب العلمین کا بندہ ہوں اور رحمۃ للعلمین کا غلام ہوں (کہنا) بڑے دل گردے کا کام تھا۔

2696

۳۴ - نیکی اور برائی یکساں نہیں۔ نیکی ہر حال میں نیکی ہے خواہ معاشرہ میں اس کی پذیرائی نہ ہو، اور برائی اپنی انتہائی مقبولیت کے باوجود برائی ہے۔ برائی کا خوگر برائی کا ارتکاب کیوں نہ کرتا ہو لیکن اس کے دل میں یہ خلش ہمیشہ رہتی ہے کہ وہ برائی کر رہا ہے اس طرح وہ اپنے اوپر ظلم کر رہا ہے * حسن خلق سے تم شریر پر اس کو جیتنے کا گر یہ ہے کہ جو شخص تم سے برائی کرے تم اس کا بدلہ بہترین نیکی سے دو۔ اور ان کی ہدایت پذیری کے لئے دعائیں مانگو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خیر اور بھلائی کو فتح نصیب ہوگی (ضیاء القرآن)

۳۵ - بدی کے مقابلہ میں بھلائی کرنے کی خصلت صرف ان لوگوں کو ملتی ہے جو نفسانیت اور خواہشات کی مخالفت پر جمے رہتے ہیں * بڑا خوش نصیب ہے وہ جس کو تجلیات ذاتی وصفاتی کا بڑا حصہ ملتا ہے اس کو یہ اعلیٰ خصلت ملتی ہے نفس پر جب اعلیٰ صفات جلوہ پاش ہو جاتی ہیں تو بری صفات نکل جاتی ہیں۔

۳۶ - اگر شیطان کی طرف سے آپ کے دل میں وسوسہ پیدا ہو اور انتقام لینے پر اور برائی کے بدلے برائی کرنے پر شیطان ابھارے تو شیطان کے شر سے آپ اللہ کی پناہ کے خواستگار ہوں اور شیطان کے بہکاوے میں نہ آئیں اللہ خود اس بدی کو دفع کر دے گا * بے شک اللہ دعا کو سننے والا اور (نیت) کو جاننے والا ہے۔ (تفسیر مظہری - ج)

۳۷ - اس کی نشانیوں میں سے یہ چار چیزیں تمہارے سامنے ہیں رات، دن، سورج، چاند۔ رات عدمی چیز ہے اس لئے سب سے پہلے اس کا ذکر ہے۔ یہ چاروں چیزیں اپنے انقلابات کی نیرنگیوں میں ثابت کر رہی ہیں کہ کوئی قادر و مختار ہے جو ان کو یوں الٹتا پلٹتا ہے اس کی تشریح متعدد مقامات پر ہوئی ہے رات سے چاند کا اور دن سے سورج کا تعلق خاص ہے * جب یہ ثابت کر دیا گیا کہ چاند اور سورج اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں اور اسی کی دو مشعلیں روشنی کی ہوئی ہیں تو یہ حکم دینا مناسب ہوا کہ "تم نہ سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو جیسا کہ کواکب پرست قومیں ان کو نورانی پیکر جان کر پوجتی تھیں مجوس وغیرہ اور بعض عرب بلکہ اب بھی پرستش کرتے ہیں۔ ان مخلوق کو کیا سجدہ کرتے ہو ان کے پیدا کرنے والے کو سجدہ کرو یعنی اللہ تعالیٰ کو اگر تم کو اللہ کی عبادت منظور ہے یہاں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ جو کواکب پرست ان کے سجدہ کو اللہ کی عبادت اور سجدہ سمجھتے ہیں غلط بات ہے (تفسیر حقانی)

2697

٣٨۔ پھر یہ لوگ ایمان لانے اور عبادت خداوندی سے تکبر کریں تو جو فرشتے آپ کے رب کے قریب ہیں وہ رات دن اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور عبادت خداوندی سے ذرا نہیں اکتاتے (اور نہ) تھکتے ہیں (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ⊘ اِدْفَعْ : تو دے، تو دور کر ⊘ عَدَاوَةٌ : عداوت، دشمنی ⊘ حَمِيْمٌ : نہایت گہرا یا "گہرا دوست ⊘ حَظٍّ : حصہ، نصیب ⊘ يَنْزَغَنَّكَ : تم کو وسوسہ آئے ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ دعوت الی اللہ کے کئی مراتب ہیں ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو خاص اس دعوت سے مخصوص ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "(اے حبیب) نبی (علیہ السلام) ہم نے آپ کو شاہد و مبشر و نذیر اور اپنے اذن سے داعی الی اللہ بنا کر بھیجا" ⊘ صالحیت یہ ہے کہ اپنے علم پر عمل کرنا ⊖ حدیث شریف: بادشاہت قریش کو، قضا انصار کو اور اذان حبشیوں کو نصیب ہوئی ہے ⊖ امت محمدیؐ کے موذنین کو اللہ تعالیٰ پانچ کرامات عطا فرماتے تھے۔ حسن الثناء، کمال العطاء، رفاقت شہداء، شقاوت سے نجات، صحبت ⊖ حدیث شریف میں ہے کہ جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ روزانہ صبح کی اذان پڑھا کرے ⊖ اسلام میں سب سے پہلے موذن حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ ہیں ⊖ سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن زید نے اقامت کہی ⊖ موذنین کی تنخواہ حضرت عثمانؓ نے مقرر فرمائی ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو قطع رحمی کرے تو اس سے تعلق جوڑ، جو تجھ پر ظلم کرے تو اسے معاف کر، جو تیرے ساتھ برائی کرے تو اس پر احسان کر ⊖ جب تم غصہ کرو تو کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، اگر بیٹھے ہو تو سو جاؤ اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو ⊖ حدیث شریف میں ہے کہ میری امت میں ریا نہیں اگر ہے تو اعمال میں ہے۔ ہاں ایمان ان کے دل میں ایسے مضبوط ہے جیسے پہاڑ، اور نہ ہی ان میں کبر ہے اگر ہے تو جب وہ سجدہ میں گرتے ہیں تو وہ کبھی نہیں رہتا ⊖

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ
وَرَبَتْ ط اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ط اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ٣٩ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ
فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ط اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِعْمَلُوْا مَا
شِئْتُمْ لا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ٤٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ج وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ
لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ط تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ ٤٢ مَا يُقَالُ لَكَ
مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ط اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ٤٣ وَلَوْ
جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ط ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ط قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ط وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ط اُولٰٓئِكَ
يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ۝ ٤٤ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ط وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ط وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ۝ ٤٥ مَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ط وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ ٤٦

اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تو زمین کو دیکھے بے قدر پڑی پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا ترو تازہ ہوئی اور بڑھ چلی
بے شک جس نے اسے جلایا ضرور مردے جلائے گا بے شک وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۝۳۹ بے شک وہ جو ہماری آیتوں میں
ٹیڑھے چلتے ہیں ہم سے چھپے نہیں تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بھلا یا جو قیامت میں امان سے آئے جو جی میں آئے
کرو بے شک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۝۴۰ بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے جب وہ ان کے پاس آیا ان کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ
اور بے شک وہ عزت والی کتاب ہے ۝۴۱ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے اتارا ہوا ہے
حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا ۝۴۲ تم سے نہ فرمایا جائے گا مگر وہی جو تم سے اگلے رسولوں کو فرمایا گیا کہ بے شک تمہارا
رب بخشش والا اور دردناک عذاب والا ہے ۝۴۳ اور اگر ہم اسے عجمی زبان کا قرآن کرتے تو ضرور کہتے کہ اس کی
آیتیں کیوں نہ کھولی گئیں کیا کتاب عجمی اور نبی عربی تم فرماؤ وہ ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور وہ جو ایمان
نہیں لاتے ان کے کانوں میں ٹینٹ ہے اور وہ ان پر اندھا پن ہے گویا وہ دور جگہ سے پکارے جاتے ہیں ۝۴۴ اور بے شک
ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر ایک بات تمہارے رب کی طرف سے گزر نہ چکی ہوتی تو جبھی ان کا فیصلہ
ہو جاتا اور بے شک وہ ضرور اس کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ۝۴۵ جو نیکی کرے وہ اپنے بھلے کو اور جو برائی کرے
تو اپنے برے کو اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا ۝۴۶ (پارہ ۲۴/۲۵ سورہ ۴۱/۳۹ تا ۴۶ * ت : ک)

2699

۳۹ - اپنی قدرت کی ایک اور روشن نشانی کا ذکر فرمایا جس کا مشاہدہ وہ آئے روز کیا کرتے تھے۔

۴۰ - وہ لوگ جو خود حق سے روگردانی کئے ہوئے ہیں لیکن صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ حق میں ایسی چیزوں کی ملاوٹ کرتے رہتے ہیں جن کے باعث لوگ حق سے ہی نفرت کرنے لگتے ہیں یا جو لوگ آیات الٰہی میں قطع و برید کے طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ وہ کتنے مکار و عیار کیوں نہ ہوں ان کی نامسعود نیت کتنی چھپی ہوئی کیوں نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں۔ قیامت کے دن انہیں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا وہ خود سوچیں کہ ان کی یہ حالت اچھی ہوگی یا اس شخص کی حالت بہتر ہوگی جو قیامت کے دن کسی مواخذہ کا اندیشہ نہ ہوگا ہر خطرہ سے محفوظ ہوگا امن و عافیت سے وہاں اپنے جنت میں داخل ہونے کے اذن کا انتظار کر رہا ہوگا۔ (ضیاء القرآن)

۴۱ - اکثر متقدمین تفسیر کا قول ہے کہ ذکر سے مراد یہاں قرآن ہے ✡ عزیز: تمام اطراف سے محفوظ کوئی اس کی مثل نہیں لا سکتا۔

۴۲ - باطل کے اس میں شامل ہونے کی کوئی راہ نہیں وہ اللہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے اسی لئے فرمایا "تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ" یعنی وہ اپنے افعال و اقوال میں حکیم ہے۔ حمید بمعنی محمود ہے یعنی ہر وہ چیز جس کا وہ حکم دیتا ہے یا اس سے روکتا ہے۔ اس کے تمام اوامر و نواہی قابل تعریف مقاصد و عواقب کے حامل ہیں۔

۴۳ - بعض مفسرین کا قول ہے کہ "آپ کی تکذیب میں بھی وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو آپ سے پیشتر رسولوں سے کہی گئی تھیں۔ جس طرح آپ کی تکذیب کی جا رہی ہے ان کی بھی تکذیب کی گئی تھی جس طرح انہوں نے اپنی قوم کی طرف سے دی گئی تکالیف پر صبر کیا تھا اسی طرح آپ بھی اپنی قوم کی طرف سے تکالیف و شدائد پر صبر فرمائیں ✡ توبہ کرنے والے کو (رب تعالیٰ) بخشنے والا ہے ✡ اور دردناک عذاب دینے والا ہے اسے جو اپنے کفر و سرکشی عناد و حسد اور مخالفت حق پر اڑا رہے۔ جب یہ آیت إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ عفو و کرم اور گناہوں سے صرف نظر نہ فرماتا تو کوئی شخص آرام سے زندگی نہ گزار سکتا۔ اور اگر اس کی وعید اور عذاب نہ ہوتا تو ہر شخص اطمینان سے تکیہ کر لیتا (تفسیر

2700

۴۴۔ جب کفار نے ہٹ دھرمی اور سرکشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے محض اعتراض کی غرض سے یہ کہا کہ
قرآن کریم کسی عجمی زبان میں نازل ہوا ہے تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ یہ قرآن جو تم
لوگوں کو پڑھ کر سناتے ہیں اگر ہم اسے اس طرح بنا دیتے کہ یہ عجمی زبان میں پڑھا جاتا تو پھر اہل مکہ
یہ کہتے کہ اس کی آیتیں عربی زبان میں کھول کر واضح انداز میں کیوں نہ بیان کی گئیں تاکہ ہم
بھی انہیں سمجھ لیتے اور فہم و فراست حاصل کرتے (تو یہ آیت کریمہ نازل فرمائی گئی) ✡ اے (محبوب
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ فرما دیجیے یہ قرآن کریم اہل ایمان کے لئے ہدایت دینے والا اور
بہت بڑی شفاء ہے۔ بعض نے کہا کہ قرآن کریم جسمانی بیماریوں اور دردوں کے لئے شفا ہے
وقر کا معنی بوجھ بہرہ پن عمی سے مراد ظلمت تاریکی شبہات ہیں۔ قتادہ نے کہا ہے کو ایمان نہ
لانے والے قرآن کریم سے اندھے اور بہرے تھے اس لئے وہ اس سے کوئی نفع حاصل نہیں کر سکتے
✡ کفار کے قرآن کریم کو نہ سننے اور اسے قبول نہ کرنے کو آدمی کے ساتھ بطور تشبیہ و تمثیل بیان
کیا ہے جسے بہت دور سے پکارا جا رہا ہو (اگرچہ وہ کچھ آواز سنتا تو ہے مگر سمجھتا کچھ نہیں) (تفسیر مظہری)

۴۵۔ ہم نے موسیٰ کو بھی کتاب دی تھی یعنی تورات سو اس میں بھی لوگوں نے اختلاف کیا کسی نے مانا
کسی نے انکار کیا۔ رب غضب الٰہی تو یہ چاہتا تھا کہ اس سرکشی پر ہلاک کر دیئے جاتے مگر
اس کی رحمت سے ان کے ہلاک ہونے کا ایک خاص وقت مقرر ہو چکا ہے اور کسی کے لئے ایک وقت
میں ایماندار ہونا لکھ دیا ہے اور کسی کے ہلاک نہ ہونے کی وجہ کوئی خاص مصلحت ہوتی ہے کہ
تمہیں اس کے ساتھ متعلق ہیں یا اور کوئی بات ہے اس سے وہ اور بھی قرآن مجید سے بڑے شک
میں پڑ گئے کہ اگر یہ کلام الٰہی تھا تو اس کے انکار سے ہم پر بلا کیوں نہ آئی۔ (تفسیر حقانی)

۴۶۔ جو شخص خلوص کے ساتھ نیک اعمال کرتا ہے اس کا ثواب اسی کو ملے گا اور جو شرک
کرے گا اس کی سزا اسی کو بھگتنی پڑے گی اور آپ کا رب تو بغیر کسی جرم کے بندوں
کی گرفت فرمانے والا نہیں۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغویات: ○ خَاشِعَةً : خوار، دبی جانے والی ○ اِهْتَزَّتْ : اس نے ترو تازہ ہو کر حرکت کی
رَبَتْ : وہ بڑھی وہ ابھری ○ يُلْحِدُونَ : وہ غلط نسبت کرتے ہیں ○ فُصِّلَتْ : وضاحت کر دی گئی ○
(لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ① اللہ تعالیٰ احیاء النفوس بھی فرماتا ہے اور احیاء القلوب بھی ⊖ اللہ تعالیٰ کا مہلت دینا برے کو برائی سے باز آ جانے کا موقعہ دینا ہے ⊖ اعمال کے مطابق جزا و سزا ہوگی ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک قوم پیدا ہوگی جن کی زبان انبیاء علیہم السلام جیسی ہوگی لیکن دل فرعون کی طرح ہوں گے ، دوسری جگہ فرمایا اُن کے قلوب بھیڑیوں کی طرح ہوں گے وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ، بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے ⊖ قرآن رب عزیز کا کلام ہے اس لئے عزیز ہے ⊖ قرآن خود بھی عزیز ہے اور جس ذات پر نازل ہوا وہ بھی عزیز ہے ⊖ حدیث شریف میں ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے وہ آسمان سے زمین تک دراز رسی ہے یعنی نور پھیلا ہوا ہے ⊖ قرآن رحمت رب تک لازمی طور پر پہنچا دیتا ہے ⊖ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں نے اپنے اوپر اور اپنے بندوں پر ظلم حرام کیا ہے ۔ خبردار ظلم نہ کرو ⊖ حدیث شریف : جو ظالم کے پیچھے یعنی اس کے تعاون کے لئے سات قدم چلتا ہے تو وہ مجرم ہے ⊖

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ
مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ
مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ۝ ٤٧ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ ۖ وَظَنُّوا مَا لَهُم
مِّن مَّحِيصٍ ۝ ٤٨ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ
قَنُوطٌ ۝ ٤٩ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ
هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي
عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ
عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝ ٥٠ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ وَإِذَا
مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝ ٥١ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ
كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ ٥٢ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ
وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ ٥٣ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ

اسی اللہ کی طرف لوٹایا جاتا ہے قیامت کا علم اور نہیں نکلتا کوئی پھل اپنے غلافوں سے اور نہ حاملہ ہوتی ہے کوئی مادہ اور نہ
جنتی ہے اس کے علم کے بغیر اور جس دن وہ انہیں پکارے گا کہ کہاں ہیں میرے شریک کہیں گے ہم (پہلے) عرض کر چکے ہیں ہم میں سے کوئی بھی (اس پر) گواہ نہیں
اور گم ہو جائیں گے ان سے جن کی وہ پہلے عبادت کیا کرتے تھے اور وہ یقین کر لیں گے کہ اب بھاگ جانے کی کوئی جگہ نہیں ۝ ۴۸ نہیں اکتاتا انسان بھلائی کی دعا
اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بالکل مایوس (اور) ناامید ہو جاتا ہے ۝ ۴۹ اور اگر ہم اسے چکھائیں رحمت اپنی جناب سے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی ہے تو کہنے لگتا ہے
میں اسی کا مستحق ہوں اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت برپا ہوگی اور اگر میں لوٹایا گیا اپنے رب کی طرف تو یقیناً میرے لیے اس کے پاس بھی اکرام ہو
گا (یہ احمق کیا سوچ رہے ہیں) ہم تو آگاہ کریں گے کافروں کو جو کرتوت انہوں نے کیے اور ہم ضرور چکھائیں گے انہیں سخت عذاب ۝ ۵۰ اور جب ہم احسان فرماتے ہیں انسان پر
تو وہ (تکبر سے) منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرنے لگتا ہے اور جب اسے تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں کرنے لگ جاتا ہے ۝ ۵۱ آپ فرمائیے (اے کافرو)
مجھے بتاؤ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو پھر تم اس کا انکار کرو تو کون زیادہ گمراہ ہے اس سے جو اختلاف میں بہت دور نکل گیا ہو ۝ ۵۲ ہم دکھائیں گے انہیں اپنی (نشانیاں)
آفاق (عالم) میں اور ان کے اپنے نفسوں میں تاکہ ان پر واضح ہو جائے کہ قرآن واقعی حق ہے کیا یہ کافی نہیں کہ آپ کا رب ہر چیز پر گواہ ہے ۝ ۵۳ سنو! یہ لوگ
شک میں مبتلا ہیں اپنے رب سے ملنے کے بارے میں یاد رکھو وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ۝ ۵۴ (پارہ ۲۵ سورہ ۴۱ فصلت / ۴۸ تا ۵۴ * ت: ض)

۴۷ - "قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے" تو جس سے وقت قیامت دریافت کیا جائے اس کو لازم ہے
کہ کہے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے۔ "اور کوئی پھل اپنے غلاف سے نہیں نکلتا اور نہ کسی مادہ کو پیٹ رہے
اور نہ جنے مگر اس کے علم سے" یعنی اللہ تعالیٰ پھل کے غلاف سے برآمد ہونے کے قبل اس کے احوال کو جانتا ہے
اور مادہ کے حمل کو اور اس کی ساعتوں کو اور وضع کے وقت کو اور اس کے ناقص و غیر ناقص اور اچھے اور برے
اور نر و مادہ ہونے سب کو جانتا ہے اس کا علم بھی اسی کی طرف حوالہ کرنا چاہیے۔ "اور جس دن انہیں
ندا فرمائے گا" یعنی اللہ تعالیٰ مشرکین سے فرمائے گا کہ "کہاں ہیں میرے شریک" جو تم نے دنیا میں
گھڑ رکھے تھے جنہیں تم پوجا کرتے تھے اس کے جواب میں مشرکین "کہیں گے ہم تجھ سے کہہ چکے کہ ہم میں
کوئی گواہ نہیں" جو آج یہ باطل گواہی دے کہ تیرا کوئی شریک ہے یعنی ہم سب مومن موحد ہیں۔ یہ
مشرکین عذاب دیکھ کر کہیں گے اور اپنے بتوں سے بری ہونے کا اظہار کریں گے۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۴۸ - "اور گم گیا ان سے جسے پہلے پوجتے تھے" اس جا سے ان کے صنم مراد ہیں، لکڑی پتھر کے اور نہ
ان کے نبی تو ان کے خلاف دعویٰ فرمائیں گے۔ "اور سمجھ لیے" یہاں ظن، بمعنی یقین ہے۔ معلوم
ہوا کہ ہر جگہ ظن کے معنیٰ "گمان" نہیں ہوتے۔

۴۹ - "آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا" یہاں آدمی سے مراد کافر ہے اور خیر سے مراد دنیاوی
اسباب و سامان ہے جیسے تندرستی، مالداری اور اولاد وغیرہ۔ یعنی کافر دنیا کا بڑا حریص ہے اس کا
دل دنیا سے بھرتا نہیں، ہوس کبھی ختم نہیں ہوتی، اسباب دنیا کو خیر فرمانا ظاہر اعتبار سے ہے ورنہ
یہ چیزیں کافر کے لئے نری شر ہیں۔ "اور کوئی برائی پہنچے تو ناامید آس ٹوٹا" شر سے
مراد دنیاوی تکالیف ہیں یعنی کافر تکلیف میں بہت جلد رب سے آس توڑ لیتا ہے اس لئے اکثر
خودکشی کرلیتا ہے۔ مومن ہمیشہ رب سے امید رکھتا ہے۔ (نور العرفان)

۵۰ - اور جو اس مصیبت کے بعد ہم پھر راحت عطا کرتے ہیں اپنی مہربانی سے تو کہتا ہے کہ یہ اسی کا مستحق تھا اور اسی کے
لائق ہوں اور پھر اسی عیش و کامرانی میں ایسے پھولتے ہیں اور یہاں تک رب کو ایسا بھلا دیتے ہیں کہ قیامت کے
بھی منکر ہوجاتے ہیں۔ "اور اگر بالفرض میں اپنے رب کے پاس لوٹایا بھی گیا تو مجھے وہاں بہتری ہوگی" کیونکہ
دنیا میں بھی میں معزز تھا وہاں بھی معزز رہوں گا۔ دنیا پر آخرت کا قیاس کرتا ہے۔ یہ معلوم نہیں وہاں

کے وعدہ کی حالت ہے۔ یہ قول بطور حسن ظن کے نہ تھا جو باخدا لوگوں کو اللہ سے ہوتا ہے بلکہ بطور تکبر
و سرکشی کے ٭ اس لئے فرماتا ہے کہ ہم کافروں کو ان کے اعمال پر متنبہ کریں گے اور سخت عذاب چکھائیں
گے یعنی ان کے لئے اس جہان میں بہتری تو کیا ہے عذاب شدید ہے (تفسیر حقانی)

۵۱۔ " اور جب آدمی کو ہم نعمت عطا کرتے ہیں تو (ہم سے اور ہمارے احکام سے) منہ پھیر لیتا ہے
اور کروٹ بدل لیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو خوب لمبی چوڑی دعائیں کرتا ہے ٭ بعض
علماء نے کہا کہ جانب بطور کنایہ نفس مراد ہے جیسے آیت جنب اللہ ٭ میں جنب سے مراد ذات ہے۔ اس
صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ وہ اپنے نفس کو (ادائے شکر سے) دور لے جاتا ہے اور غفلت
کی وجہ سے بالکل دور ہو جاتا ہے۔ عریض یعنی لمبی چوڑی (کثیر)۔ عرب لمبی چوڑی سے مراد کثیر لے
لیتے ہیں محاورہ میں بولا جاتا ہے اطال فی الکلام والدعاء واعرض اس نے بہت دعائیں اور
باتیں کیں۔ لفظ عرض کثرت و وسعت کے مفہوم پر زیادہ دلالت کرتا ہے کیونکہ طول نام
ہے سب سے بڑی مسافت و امتداد کا اور جب دوسرا امتداد یعنی عرض بھی اتنا ہی ہو تو (یعنی
شکل مربع بن جائے) پھر اس کی وسعت کا کیا کہنا اسی لئے جنت کے متعلق اللہ نے فرمایا عرضہا السموات
(تفسیر مظہری ج ۱۰)

۵۲۔ ارشاد حق تعالیٰ ہے (اے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام!) قرآن کی تکذیب کرنے والے ان مشرکین
سے فرما دیجئے یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے ٭ تمہارا کیا حال ہے اس کے نزدیک جس نے اسے
اپنے رسول پر نازل فرمایا۔ اسی لئے فرمایا (تمہارا حال ہے) کفر عناد مخالفت حق اور ہدایت
سے دور مسلک۔ (بے شبہ زیادہ گمراہ ہے جو اختلاف میں دور تک نکل گیا ہو) (تفسیر ابن کثیر)

۵۳۔ قرآن میں جو خبریں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیلنے کی اور خود ان قریش کے کافروں کی تباہی کی دی
گئی ہیں وہ خبریں عنقریب پوری ہو جائیں گی۔ اس وقت ان کو معلوم ہو جائے گا کہ قرآن سچا اللہ تعالیٰ کا
کلام ہے ٭ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہم ان کو دنیا میں اپنی قدرت کی نشانیاں جیسے سورج چاند
وغیرہ اور خود ان کی ذات میں جو نشانیاں ہیں مثلاً آدمی کے اعضاء اور ساخت وغیرہ میں جو صنائع رکھے
گئے ہیں دکھلائیں گے۔ اس سے ان کو یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ برحق ہے اور اس کے سوا کوئی سچا معبود
(تفسیر وحیدی)

۵۴ - آپ کے پروردگار نے ان لوگوں کے سامنے جو گزشتہ قوموں کے واقعات بیان کئے ہیں پھر ان کو دکھائے ہوئے کیا یہ بات ان کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ ان کے اعمال سے باخبر ہے مگر مکہ والے بعث بعد الموت کے بارے میں شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ * یاد رکھو اللہ تعالیٰ ان کے اعمال اور ان کی سزا سے خوب واقف ہے،

(تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ یُرَدُّ : لوٹایا جاتا ہے ۞ اَکْمَامِھَا : اس کے غلاف ۞ تَضَعُ : وہ رکھ دے، وہ جنتی ہے ۞ مَحِیْصٍ : پناہ گاہ ۞ مَسَّهُ : اس کو پہنچا ۞ رُجِعْتُ : میں لوٹایا گیا ۞ اَعْرَضَ : اس نے منہ پھیر لیا، کنارہ کیا ۞ عَرِیْضٍ : خوب چوڑی ۞ اٰفَاقِ : دنیا، اطراف ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ قیامت کا علم اللہ جانتا ہے ۞ انہیں اپنے انس سے ہر دم لطف و کرم فرماتا ہے ۞ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مومن نا امید نہیں ہوتا ۞ فیض الٰہی کی کوئی انتہا نہیں ۞ انعامات الٰہی پر شکر ادا کرنا سعادت مندی ہے ۞ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جب میرے کسی بندے کے بدن یا مال اور اولاد میں کسی قسم کی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ صبر جمیل سے اس کا استقبال کرتا ہے تو قیامت میں مجھے شرم آئے گی کہ اس کے لئے میزان کھڑا کروں یا حساب کا دفتر کھولوں" ۞ (حدیث شریف) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے پیار کرتا ہے تو اسے کسی مصیبت یا تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے اور اگر کسی سے اس سے زیادہ بڑھ کر محبت کرتا ہے تو اسے کسی فتنہ میں ڈال دیتا ہے اگر وہ صبر کرے اور راضی برضائے الٰہی ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ ہوتا ہے ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے " دعا کرنے والوں کو یا تو اللہ تعالیٰ جلد (یعنی اس دنیا میں) عطا فرما دیتا ہے یا ان کے لئے آخرت میں جمع رکھتا ہے"۔ ۞ جو یہ چاہتا ہے کہ مصیبت اور سختی کے وقت اس کی دعا قبول کی جائے اس کو چاہیئے کہ سکھ اور راحت کے وقت زیادہ دعا کرے ۞